

غزہ ہو لوڈومور

میرے غزہ میں موجود تمام دوست ایک ہی کہانی سن رہے ہیں: بازار خالی ہیں، کھانا بالکل دستیاب نہیں ہے۔ حتیٰ کہ ان کے لیے بھی نہیں جن کے پاس پیسے ہیں۔

غزہ میں قحط: انسان کی بنائی ہوئی تباہی

جو کچھ غزہ کے لوگ اس وقت تجربہ کر رہے ہیں، وہ کوئی انسانی بحران نہیں، بلکہ ایک منصوبہ بند تباہی ہے۔ یہ صرف بھوک نہیں، یہ ہتھیار بنایا گیا قحط ہے۔ ورلڈ فوڈ پروگرام (WFP) کی رپورٹ کے مطابق، غزہ کے 21 لاکھ باشندوں میں سے 100 فیصد شدید غذائی عدم تحفظ کا شکار ہیں، جن میں سے 495,000 جولائی 2025 تک تباہ کن بھوک کا شکار ہیں۔ ان اعداد و شمار کے پیچھے کی حقیقت یہ ہے کہ اس مرحلے پر غزہ میں ہر کوئی بھوکا ہے۔ لوگ پہلے ہی گزشتہ 21 ماہ سے کمزور ہو چکے ہیں۔ بہت سے بالغ افراد اپنے جسمانی وزن کا 50 فیصد کھو چکے ہیں، اور بچے، جن کے نشوونما پانے والے جسموں کو توانائی، پروٹین اور دیگر غذائی اجزاء کی مسلسل فراہمی کی ضرورت ہے، اب مشکل سے انسانوں کے طور پر پہچانے جاسکتے ہیں۔ ان کے بازو اور ٹانگیں ہڈیوں جیسے ہیں، اکثر ٹہنیوں کی طرح پتلی، عضلات یا چربی کم اور ہڈیاں نازک ہیں۔ ان کا دھڑ کمزور ہے، پسلیاں سخت کھنچی ہوئی جلد کے نیچے نمایاں ہیں۔ ان کے سر غیر متناسب طور پر بڑے لگتے ہیں، چہرے کھوکھلے ہیں۔ آنکھیں اپنی کھوپڑیوں میں گہرائی سے دھنسی ہوئی ہیں، رخسار کی ہڈیاں نمایاں ہیں، اور ٹھوڑی غیر ترقی یافتہ ہے، ہڈیوں کی کثافت، عضلات یا چربی کی کمی ہے۔

اسرائیل کی غزہ پر مکمل ناکہ بندی، جو وزیراعظم بینجمن نتن یاہو، وزیر دفاع اسرائیل کاٹز، اور وزیر خزانہ بیزلیل سموٹریچ نے 2 مارچ 2025 سے نافذ کی، نے اس ہولناکی کو اگلی سطح پر پہنچا دیا ہے۔ اب 141 دنوں سے رہائشی پٹی میں رہنے والے بیس لاکھ لوگوں تک کوئی انسانی امداد، کھانا یا ادویات پہنچنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ حالیہ توقع کہ امداد آنے والی ہے۔ جو یورپی یونین اور اسرائیل کے درمیان ایک خفیہ معاہدے سے شروع ہوئی۔ نے تاجروں کو اپنے آخری ذخائر جاری کرنے پر مجبور کیا۔ لیکن امداد ابھی نہیں آئی۔ راتوں رات شیلف خالی ہو گئے، اور قحط نے قبضہ کر لیا۔ بازاروں میں کھانا دستیاب نہیں ہے، حتیٰ کہ کامیاب فنڈ ریزنگ مہمات سے پیسوں والوں کے لیے بھی۔ کوئی آٹا، دال، سبزیاں یا بچوں کے لیے دودھ کا فارمولا نہیں ہے۔ لوگ سڑکوں پر بھوک سے لڑکھڑا کر گر رہے ہیں۔ باقی ماندہ ہسپتال شدید غذائی قلت کے شکار مریضوں کی آمد کو سنبھال نہیں سکتے، اور

ان کے پاس نہ تو کھانا ہے اور نہ ہی مکمل پیرنٹریل نیوٹریشن (TPN) ان کے علاج کے لیے۔ اس مرحلے پر ڈاکٹر ز اور نرسیں بھی بھوکے ہیں۔ لیکن وہ جب تک کر سکتے ہیں، جاری رکھتے ہیں۔

سٹالن گراڈ جیسے تاریخی محاصروں کے برعکس، اسرائیل تمام سرحدوں اور گزرگاہوں پر کنٹرول رکھتا ہے۔ کوئی اسمگلنگ نہیں ہے اور غزہ کے لوگوں کے لیے باہر نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ بیس لاکھ لوگ دنیا کی آنکھوں کے سامنے بھوک سے مارے جا رہے ہیں۔ یہ خود دفاع نہیں، یہ فنا کی مہم ہے، جو سرد، حساب شدہ ارادے سے اور زیادہ تر مغربی حکومتوں اور میڈیا کی ملی بھگت سے نافذ کی جا رہی ہے۔

قانونی خلاف ورزیاں: بین الاقوامی قانون کے تحت نسل کشی

اسرائیل کے اقدامات بین الاقوامی انسانی قانون (IHL) کی صریح خلاف ورزی ہیں۔ جنیوا کنونشنز کے ایڈیشنل پروٹوکول I کا آرٹیکل 54 شہریوں کی بقا کے لیے ضروری اشیاء پر حملوں کی ممانعت کرتا ہے۔ کھانا، پانی، زرعی زمین۔ اسرائیل نے غزہ کی زرعی زمینوں کو تباہ کر دیا، لوگوں کو ماہی گیری یا حتیٰ کہ موت کی سزا کے تحت تیراکی سے منع کیا، اور پینے کے پانی اور سیوریج کی دونوں بنیادی ڈھانچوں کو تباہ کر دیا، بشمول پائپ اور ڈسپینسیشن پلانٹس۔ روم سٹیٹ کے آرٹیکل 7 میں ”فنا“ کو کھانے اور ادویات تک رسائی سے انکار کر کے جان بوجھ کر موت کا باعث بننے کے طور پر درجہ بندی کیا گیا ہے۔ نسل کشی کنونشن کا آرٹیکل II(c) ”جان بوجھ کر زندگی کے حالات مسلط کرنا جو جسمانی تباہی کے لیے بنائے گئے ہیں“ کو نسل کشی کے طور پر بیان کرتا ہے۔ اسرائیل کی ناکہ بندی دونوں معیارات کو پورا کرتی ہے۔

بین الاقوامی عدالت انصاف (ICJ)، دنیا کی اعلیٰ عدالت نے اس بحران سے براہ راست نمٹا ہے۔ جنوبی افریقہ کی طرف سے اسرائیل کے خلاف دائر نسل کشی کے مقدمے میں، ICJ نے 26 جنوری 2024 کو عارضی اقدامات جاری کیے، جنہیں 28 مارچ اور 24 مئی 2024 کو ترمیم کیا گیا، اور اسرائیل کو حکم دیا:

1. نسل کشی کے اعمال کو روکنا: نسل کشی کنونشن کے تحت اعمال کو روکنے کے لیے تمام اقدامات کرنا، بشمول قتل، سنگین نقصان پہنچانا، تباہ کن حالات مسلط کرنا، یا غزہ کے فلسطینیوں کے درمیان پیدائش کو روکنا۔
2. فوجی تعمیل کو یقینی بنانا: اس بات کو یقینی بنانا کہ اس کی فوج نسل کشی کے اعمال نہ کرے۔
3. ہنگامہ آرائی کی سزا دینا: عوامی طور پر نسل کشی کے لیے اکسانے کو روکنا اور سزا دینا۔
4. انسانی امداد کی اجازت دینا: انسانی امداد اور بنیادی خدمات کی بلا روک ٹوک فراہمی کو ممکن بنانا۔

5. ثبوت محفوظ رکھنا: ثبوت کی تباہی کو روکنا اور نسل کشی کے الزامات سے متعلق ثبوت کی حفاظت کو یقینی بنانا۔
6. تعمیل کی رپورٹنگ: ایک ماہ کے اندر تعمیل کے لیے اٹھائے گئے اقدامات پر رپورٹ پیش کرنا۔
7. رنج پر حملہ روکنا: رنج میں فوجی حملہ فوری طور پر روکنا جو فلسطینیوں کی جسمانی تباہی کا باعث بننے والے حالات پیدا کر سکتا ہے۔

اسرائیل نے ان قانونی طور پر پابند احکامات کی خلاف ورزی کی ہے۔ WFP کی 116,000 میٹرک ٹن غذائی امداد ابھی تک روکی گئی ہے، اور رنج مئی 2024 سے مقبوضہ ہے، جس نے واحد سرحدی گزرگاہ کو بند کر دیا جو پہلے اسرائیل کے کنٹرول میں نہیں تھی۔ غزہ کا قحط کوئی پوشیدہ سانحہ نہیں ہے؛ اقوام متحدہ کی رپورٹس، WHO کے اعداد و شمار، اور بھوکے بچوں کی تصاویر سوشل میڈیا پر چھائی ہوئی ہیں۔ اسرائیل کا تعمیل سے انکار بین الاقوامی قانون کی واضح خلاف ورزی ہے، اور اس کے اقدامات - بھوک، بمباری، اور نقل مکانی - انسانی تاریخ میں سب سے زیادہ دستاویزی لیکن سب سے زیادہ انکار کیا گیا نسل کشی ہے۔

بدنامی کا رد: یہ یہود دشمنی نہیں ہے

اسرائیل کے اقدامات کی مذمت یہودیت پر حملہ نہیں ہے۔ یہ اس کا دفاع ہے۔

”اگر تمہارا دشمن بھوکا ہے، تو اسے کھانے کے لیے روٹی دو، اور اگر وہ پیاسا ہے، تو اسے پینے کے لیے پانی دو۔“

امثال 25:21-22

غزہ پر عائد کردہ مکمل ناکہ بندی، جو پہلے اکتوبر 2023 میں اور اب مارچ 2025 سے ہے، اس لیے نہ صرف بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی ہے، بلکہ ہلاخہ کی بھی خلاف ورزی ہے۔

”جو کوئی ایک جان کو تباہ کرتا ہے، اسے ایسا سمجھا جاتا ہے جیسے اس نے پوری دنیا کو تباہ کر دیا۔“

سنہدرین 4:5

یہودیت انسانی زندگی کو سب سے زیادہ قدر دیتی ہے۔ یہ پیکو اخ نفس کیونکہ ہر انسان بطلم ایلوہیم - خدا کی تصویر میں - بنایا گیا ہے۔ غزہ کی زمین 58,765 انسانوں کے خون سے بھیگ چکی ہے اور یہ آسمانوں تک چیخ رہی ہے جیسے کبھی ہابیل کا خون چنچا تھا:

”تم نے کیا کیا؟ تمہارے بھائی کے خون کی آواز زمین سے میری طرف چیخ رہی ہے۔“

پیدائش 4:10

اسرائیل کی پالیسیوں اور اقدامات نے تباہ کر دیا ہے:- تمام نباتاتی زندگی کا 83 فیصد - زرعی زمین کا 70 فیصد بشمول کھیت اور باغات - گرین ہاؤسز کا 45 فیصد - زیر زمین پانی کے کنوؤں کا 47 فیصد - پانی کے ٹینکوں کا 65 فیصد - تمام گندے پانی کے علاج کی سہولیات غزہ میں - ایک بار پھر، یہ بین الاقوامی قانون اور ہلاخہ دونوں کی خلاف ورزی ہے۔

”جب تم کسی شہر کا محاصرہ کرتے ہو... اس کے درختوں کو تباہ نہ کرو... کیا درخت انسان ہیں کہ تم ان کا محاصرہ کرو؟“

استثنا 20:19

اسرائیل یہودی ریاست نہیں ہے اور یہ یہودیوں کی ریاست نہیں ہے۔ ریاست اور زمین کی فتح کو اس کے احکامات سے بالاتر رکھنا عبودہ زارہ ہے۔ جنگی جرائم اور بے گناہ لوگوں کے قتل کو جواز دینے کے لیے اس کا نام پکارنا چیلول ہاشم ہے۔

قانونی اور اخلاقی فرض: نسل کشی کو روکیں

80 سال پہلے کے برعکس، اس بار دنیا یہ دعویٰ نہیں کر سکتی کہ اسے معلوم نہیں تھا۔ ICJ نے اپنے عارضی اقدامات کے حکم میں یہ ممکن سمجھا کہ اسرائیل کے غزہ میں کچھ اقدامات نسل کشی کنونشن کے آرٹیکل II کے تحت ممنوعہ اعمال ہو سکتے ہیں۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل نے دسمبر 2024 میں نتیجہ اخذ کیا کہ اسرائیل کے غزہ میں اقدامات نسل کشی کے جرم کی تشکیل دیتے ہیں۔ اور نسل کشی کے محققین میں اکثریتی اتفاق ہے جو اسی نتیجے پر پہنچتے ہیں۔ اقوام متحدہ، عالمی ادارہ صحت، ورلڈ فوڈ پروگرام اور دیگر نے بارہا خبردار کیا ہے کہ اسرائیل کی ناکہ بندی ناگزیر طور پر انسان کے بنائے ہوئے قحط اور بھوک سے بہت سارے لوگوں کی موت کا باعث بنے گی۔ اس کے باوجود، بین الاقوامی برادری خاموش رہی، اپنی کبھی دوبارہ نہیں کی قسم اور بین الاقوامی قانون کے تحت اپنی ذمہ داریوں سے غداری کرتے ہوئے۔

”نسل کشی کا مطلب لازمی طور پر کسی قوم کی فوری تباہی نہیں ہے... بلکہ اس کا مقصد ایک مربوط منصوبہ ہے...“

جو قومی گروہوں کی زندگی کے بنیادی ڈھانچوں کی تباہی کا ہدف رکھتا ہے۔“

رافیل لیمکن، مقبوضہ یورپ میں ایکسس رول (1944)

اسرائیل اپنے اقدامات کو سیکورٹی کے نام پر جواز پیش کرتا ہے۔ لیکن کوئی نظریہ بچوں کو بھوکا مارنے، ہسپتالوں پر بمباری کرنے، یا پانی کے نظام کو تباہ کرنے اور شہریوں کو سیوریج پینے پر مجبور کرنے کو جواز نہیں دیتا۔ یہ دفاع کے عمل نہیں ہیں۔ یہ انسانیت کے خلاف جرائم ہیں۔ ICJ کے عارضی اقدامات ”نسل کشی کے سنگین خطرے“ کی تصدیق کرتے ہیں۔ ایک دہلیز جو 2007 کے بوسنیا اور ہرزیگووینا بمقابلہ سربیا اور مونٹینیگرو مقدمے میں قائم کی گئی تھی، جو تمام ممالک کو فوری عمل کرنے کا پابند کرتی ہے جب یہ خطرہ واضح ہو۔

”نسل کشی کو روکنے کی ذمہ داری اس لیے ممالک سے تقاضا کرتی ہے کہ وہ اقدامات کریں جیسے ہی وہ سنگین خطرے سے آگاہ ہوں، یا عام طور پر آگاہ ہونے چاہئیں، کہ نسل کشی کے اعمال انجام دیے جاسکتے ہیں۔“
بوسنیا اور ہرزیگووینا بمقابلہ سربیا اور مونٹینیگرو مقدمے میں بین الاقوامی عدالت انصاف کا فیصلہ

عالمی ادارہ صحت (WHO) نے تصدیق کی ہے کہ مارچ 2025 سے کم از کم 57 بچے غذائی قلت سے مر چکے ہیں۔ یہ تعداد ممکنہ طور پر رپورٹنگ سسٹمز کے خاتمے کی وجہ سے کم ہے۔ اگر یہ مغربی بچے مر رہے ہوتے، تو عالمی غم و غصہ پھوٹ پڑتا۔ اس کے بجائے، فلسطینیوں کو غیر انسانی سمجھا جاتا ہے، ان کی تکلیف کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ ICJ کے اقدامات کو نافذ کرنے میں دنیا کی ناکامی غزہ کے لوگوں کے لیے موت کی سزا ہے۔

نتیجہ: تاریخ کا سنگین فیصلہ

اسرائیل کے غزہ میں اقدامات دوسرے ہو لوڈو مور کے برابر ہیں۔ بھوک کے ذریعے نسل کشی، ایک بھوک کی وبا جو ایک قوم کو برباد کرنے کے لیے جان بوجھ کر مسلط کی گئی ہے۔ کھانے، پانی اور طبی امداد سے یہ منظم انکار بین الاقوامی قانون کی صریح خلاف ورزی ہے۔ یہ نسل کشی کا ایکٹس ریس پورا کرتا ہے: اجتماعی موت کی جسمانی عملداری۔ اسرائیل کی 2024 میں بین الاقوامی عدالت انصاف کے عارضی اقدامات کی صریح نافرمانی مینس رمی کی تصدیق کرتی ہے۔ نسل کشی کنونشن کے تحت فنا کرنے کا مجرمانہ ارادہ۔

”کبھی دوبارہ نہیں“ کا وعدہ کھوکھلا ہے اگر بین الاقوامی قانون اسرائیل پر لاگو نہیں ہوتا۔ انسانی حقوق کا کوئی مطلب نہیں اگر وہ فلسطینیوں تک نہ بڑھائے جائیں۔

ہماری حکومتوں کی بے عملی نے ہمیں اس چیز کا گواہ بنا دیا ہے جو 21 ویں صدی کا سب سے بڑا جرم سمجھا جائے گا۔

قانونی اور اخلاقی حساب کتاب ہوگا۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ واحد سوال یہ ہے کہ کب۔ اور کیا یہ وقت پر آئے گا جانیں بچانے کے لیے، یا صرف ان کے لیے سوگ منانے کے لیے۔ اس صدی کا باقی حصہ اس تاخیر، اس ناکامی، اس سوال سے سائے میں رہے گا: ہم نے اسے کیوں ہونے دیا؟

خاموشی شراکت ہے۔ اور تاریخ ان لوگوں کے ساتھ نرمی نہیں کرے گی جو نسل کشی کے سامنے خاموش رہے۔